انقلابی قوتوں کی فتح گوریلا نوجوانوں کے لیے نوید کامیابی ہے۔ کامریڈ ماؤ نے دنیا کے غلاموں اور مظلوموں کو یہ نسخہ ایسا دیا ہے کہ جیت بہرحال ان کی ہوگی۔ اور اب جنوبی افریقہ کی حکومتیں انگولا اور موزنبیق سے سبق لے کر تاریخ کی حقیقتوں سے دوچار ہوگئی ہیں۔ جب مظلوم اور ظالم کے درمیان جنگ اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ظالم کو مظلوم عوام کی بے پناہ چھپی ہوئی قوت کا احساس ہوا ہے اور وہ اب خائف ہے کہ زیادہ دیر تک اس کا ناجائز اقتدار چل نہیں سکتا تو وہ جاتے جاتے عوام کو ستانے اور قتل و غارتگری میں اور اضافہ کرے گا۔ ایسی حالت میں بین الاقوامی برادری کا بھی فریضہ ہے کہ وہ آزادی کی تحریکوں کی کھل کر حمایت کرے اور یہ حمایت تمام اخلاقی اور مادی حدود میں ہو اور نسل پرست حکومتوں کے خلاف پابندی میں سختی سے کام لیا جائے۔

ایک طرف ہماری عوامی حکومت وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں سماجی انصاف پر مبنی ایک اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے کام کر رہی ہے اور اس کے لیے کئی اصلاحات بھی نافذ کی گئی ہیں۔ لیکن دوسری طرف مالی سرمایہ دار اور ان کے حامی علمی سرمایہ دار اس کو روکنے اور اصلاحات کو بے اثر بنانے کے لیے تگ و دو کر رہے ہیں۔ ہمارے استاد مجاہد ملت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی فرمایا کرتے تھے کہ سرمایہ دار دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو مالی سرمایہ دار جو استحصال اور دوسرے ناجائز ذرائع سے دولت کے انبار جمع کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو ان کے لیے فتوے مہیا کرتے ہیں اور عوام کو اسلام اور مذہب کے نام پر دھوکہ دے کر سرمایہ داروں کو عوام کی انقلابی قوتوں سے بچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ سرمایہ داروں کا یہ دوسرا گروہ علمی سرمایہ دار کہلاتا ہے جو مالی سرمایہ داروں سے زیادہ خطرناک ہے۔ انقلابی قوتوں کی پہلی سرگرمی ان ہی کے خلاف ہونی چاہیے۔ بھٹو صاحب کی عظیم مدبرانہ جدوجہد سے عوام پہلے کی بہ نسبت زیادہ بیدار ہو چکے ہیں اب زیادہ دیر تک ان کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ سرمایہ داروں اور ان کے حامیوں کو دنیا کی دوسری انقلابی قوتوں کی سرگرمیوں اور ان کے نتائج سے سبق لینا چاہیے بہرحال سماجی عدل و انصاف پر مبنی اسلامی معاشرہ بن کر رہے گا چاہے ارتجاعی قوتوں کی طرف سے اس کی کتنی ہی مخالفت اور مزاحمت کیوں نہ کی جائے۔ یہ اس انقلابی دور کا فیصلہ ہے اس کو